تعارف وتبصرہ:

بیاضِ مناظر
(مولانا مناظر احسن گیلانی کی ذاتی ڈائری)

محمد راشد شیخ*

مولانا مناظر احسن گیلانیؒ (مصنف)،عثمان احمد(تحقیق وتعلیق) ،ناشر:شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور،۲۰۱۳ء،صفحات:۱۶۶، قیمت:۱۵۰روپے۔

مولانا سید مناظر احسن گیلانی نامور عالم دین،مفسرقرآن ،محدث،فقیہ،مداح اور ایک جاذبِ نظر اور متاثر کن اسلوب نگارش کے مالک تھے۔برصغیر پاک ہند کے علمائے کرام میں انھیں یہ امتیاز بھی حاصل رہا کہ وہ تقریباً تیس برس تک عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن میں درس و تدریس سے وابستہ رہے۔بقول ڈاکٹر محمد حمیداللہ(۲۰۰۲ء) برصغیر کی تمام جامعات میں یہ واحد یونیورسٹی تھی جس کے طلبہ کا دین سے سب سے قوی تعلق تھا اوراس کا اعزاز بھی مولانا گیلانی ہی کو حاصل رہا۔مولانا گیلانی ان علما میں شامل تھے جو نہ صرف دین کا گہرا علم رکھتے ہیں بلکہ جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں کے اشکالات اورسوالات کا اطمینان بخش جواب رکھتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ ایسے علمائے کرام کی جتنی ضرورت پہلے تھی آج اس سے کہیں زیادہ ہے۔

مولانا گیلانی یکم اکتوبر۱۸۹۲ء کواستماراں (بہار) میں پیدا ہوئے اوران کا انتقال مورخہ ۵ جون ۱۹۵۶ء کو گیلان میں ہوا۔مولانا مناظر احسن گیلانی کی تصنیفات کو ہرعہد میں مقبولیت حاصل رہی۔اس کی سب سے بڑی وجہ ان کتابوں میں درج وسیع معلومات اورمولانا کا دلکش اسلوب نگارش ہے۔

مولانا کی معروف کتب میں النبی الخاتم ﷺ، ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت،تدوین قرآن، تدوین حدیث ،تدوین فقہ،الدین القیم،اسلامی معاشیات،امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی،سوانح قاسمی،مقالات احسانی اورکئی دیگر کتب شامل ہیں۔طویل عرصے سے یہ کتب برصغیر پاک و ہند میں مختلف ناشرین کی جانب سے برابر شائع کی جارہی اور پڑھی جارہی ہیں۔

مولانا مناظر احسن گیلانی کی کتب میں تازہ ترین اضافہ بیاض مناظر ہے۔الحمدللہ راقم الحروف نے مولانا

* الفلاح ملیر ہالٹ کراچی، پاکستان۔

کا خطوط کے سب سے بڑا مجموعہ بہ عنوان مجموعہ خطوط گیلانی مرتب کیا تھا جس میں مولانا کے بکھرے ہوئے خطوط کے علاوہ بہت سے غیر مطبوعہ خطوط بھی پہلی مرتبہ اشاعت پذیر ہوتے تھے۔ یہ مجموعہ ۲۰۱۱ء میں کراچی سے شائع ہوا تھا اور اسے اہل علم وتحقیق نے بے حد پسند فرمایا تھا۔ مجموعہ خطوط گیلانی کی اشاعت کے بعد گیلانیات کے حوالے سے بیاض مناظر کی اشاعت ہوا کے ایک خوشگوار جھونکے کی حثیت رکھتی ہے۔ ہمارے ہاں عموماً ناشرین کتب نئی علمی دریافتوں کی اشاعت پر توجہ نہیں دیتے بلکہ وہی کتب بار بار شائع کرتے ہیں جن کی بازار میں طلب ہو۔ مقام مسرت ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے اس غلط روایت اور غلط روش کو توڑا اور پہلے شیخ زید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی سے مقالات گیلانی کے عنوان سے مولانا گیلانی کے معارف میں شائع شدہ مقالات کا ضخیم مجموعہ شائع کرایا اور اب شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کی جانب سے بیاض مناظر شائع ہوئی۔ یہ روش نہ صرف قابل تحسین ہے بلکہ قابل تقلید بھی اور وہ ہماری دیگر جامعات کو اس قسم کی نئی علمی دریافتوں کی اشاعت پر توجہ دینی چاہیے۔

زیر نظر کتاب بیاض مناظر دراصل مولانا گیلانی کی ذاتی بیاض یا ڈائری کی بعد تحقیق وتعلیقات اشاعت ہے۔ اس ڈائری کی اصل خدا بخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے اور اس کے سرورق پر تحفہ از مناظر گیلانی تحریر ہے۔ اس ڈائری کی دریافت کا سہرا تو جناب ڈاکٹر امان اللہ راٹھور کے سر جاتا ہے جنھوں نے پی۔ایچ۔ڈی کے مقالے کی تحقیق کے دوران نہ صرف اسے دریافت کیا بلکہ خدا بخش لائبریری پٹنہ سے اسکی فوٹو کاپی حاصل کرنے میں بھی کامیابی حاصل کی۔ راٹھور صاحب ہی نے یہ نسخہ مرتب کتاب جناب عثمان احمد کو عنایت کیا کہ اسے بعد تحقیق وتعلیق شائع کریں۔ مولانا گیلانی کی اس ڈائری یا بیاض کو مرتب کرنے کے دوران جناب عثمان احمد نے ایک ذمہ دار مرتب کی حیثیت سے متن میں نہ کوئی کمی کی ہے اور نہ اضافہ اور اگر قرآنی آیات کے متن میں کہیں مولانا سے سہو ہوا تو اسے بھی درست کیا ہے۔ مرتب موصوف نے پوری بیاض کے لیے نہایت مفید حواشی بھی لکھے اور اس مقصد کے لیے انھیں ڈاکٹر حافظ عبداللہ صاحب اسسٹنٹ پروفیسر شیخ زید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی کی رہنمائی اور معاونت حاصل رہی۔

بیاض مناظر دراصل مولانا گیلانی کی مختلف اوقات کی لکھی گئی متفرق تحریروں مجموعہ ہے جن میں باہمی ربط تلاش کرنا ممکن نہیں۔ ذاتی بیاض یا ڈائری کوئی مستقل تصنیف نہیں بلکہ مختلف اوقات میں لکھی گئی یادداشتوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیش نظر بیاض میں مولانا کی جو تحریریں درج ہیں ان میں عورت کے لیئے حلق اللحیۃ کی اجازت، حاجی محمد موسیٰ، مولانا ظفر احمد انصاری، عبداللہ بن اوفیٰ کا مکتوبہ مجموعہ حدیث، سفر سندھ کی روداد، حافظ شیرازی کے اشعار، مولانا گیلانی کے اشعار، ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، مرتبہ مولانا سید سلیمان ندوی، ہندی مسلمان

بھارت میں (مولانا کے اشعار)، ڈھونڈو گے ایسا پاکستان (مولانا کے اشعار)، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد سے واپسی، ابن خرم کے اشعار، مولانا روم کے اشعار، روٹی فضیلت (حدیث)، سادات کو سید کہنے کی وجہ، حضرت علی کے اشعار، ضرورت سے زیادہ کھانے کی مذمت اور اسی طرح کے کئی دیگر موضوعات پر نثر و نظم کی شکل میں متفرق تحریریں موجود ہیں۔ ہم اہل پاکستان کے لیے اس کتاب میں مولانا کی کئی ایسی تحریریں موجود ہیں جن کا تعلق پاکستان سے ہے مثلاً ۳۰ مئی تا ۳ مئی ۱۹۴۸ء مولانا کا قیام پاکستان میں رہا۔ وہ زندگی میں صرف اور صرف ایک مرتبہ ہی پاکستان آسکے اور یہاں آنے کا اصل مقصد یہ تھا کہ محدث اسلام کی جانب سے نوازائیدہ مملکت پاکستان کے آئین میں اسلامی دفعات کی شمولیت کی خاطر علمائے کرام سے مشورہ کیا جائے۔ اس دعوت کا اصل محرک مولانا ظفر احمد انصاری تھے اور انھی کی دعوت پر مولانا گیلانی ۱۶ روزہ دورے پر پاکستان آئے تھے۔ مولانا کا زیادہ وقت تو کراچی میں گزرا لیکن وہ ایک دن کے لیے ٹھٹہ اور مسکلی دیکھنے بھی گئے اور ٹھٹہ کی معروف شاہجہانی مسجد میں نماز بھی ادا کی تھی۔ قیام کراچی اور دورہ ٹھٹہ کی دلچسپ تفصیلات کتاب کے صفحات نمبر ۳۱ تا ۴۳ پر موجود ہیں۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے مرتب موصوف کے ایک حاشیہ میں کچھ اضافہ کیا جائے۔ وہ صفحہ ۳۲ پر حاشیہ نمبر ۱۸ میں تحریر فرماتے ہیں۔

ٹھٹہ کی تاریخ بنیاد معلوم نہیں ہوسکی لیکن یہ یقینی ہے کہ اس جگہ ایک قصبہ صدیوں سے موجود تھا۔

مرتب موصوف اگر کوشش کرتے تو ٹھٹہ کی تاریخ بنیاد معلوم کرنا کوئی ایسا مشکل کام نہیں تھا۔ اس موضوع پر پاکستان کے نامور عالم اور محقق ڈاکٹر نبی بخش بلوچ مرحوم The Origin of Thatta کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ لکھ چکے ہیں جو سب سے پہلے ڈاکٹر احمد حسن دانی کی کتاب THATTA`S ISLAMIC ARCHITECTURE کے ضمیمے کے طور پر اور اسکے بعد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کا تاریخ سندھ سے متعلق مقالات کے مجموعے SINDH-Studies Historical میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ مجموعہ پاکستان اسٹڈی سنٹر سندھ یونیورسٹی جام شورو سے 2003ء میں اشاعت پذیر ہوا اور اس مقالے کا ذکر راقم الحروف کی کتاب 'ڈاکٹر نبی بخش بلوچ شخصیت اور فن' کے صفحہ نمبر ۹۴ پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ بیاض مناظر کے مطالعے کے دوران یوں بھی محسوس ہوا کہ مرتب موصوف نے حاشیہ نگاری کے دوران متعدد مقامات پر اختصار اور جامعیت کا خیال نہیں رکھا بلکہ غیر ضروری طوالت سے کام لیا ہے مثلاً دیکھئے صفحات نمبر ۴۵، ۴۴، ۴۱، ۳۶، ۳۵، ۲۹، ۲۴، ۲۳، و دیگر صفحات۔ اگر مرتب موصوف بیاض کے اصل متن کی مناسبت سے حواشی نگاری میں اختصار اور جامعیت کا خیال رکھتے تو یہ کہیں بہتر ہوتا۔

تاہم مرتب موصوف کی یہ علمی کاوش قابل تحسین ہے کہ انھوں نے مولانا گیلانی کی یہ اہم بیاض سلیقے سے مرتب کی اور اس کا ناشر ادارہ شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ذمہ دار قابل مبارک باد ہیں کہ اس کتاب کو

نہایت سلیقے سے شائع فرمایا۔جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا گیا کہ یہ اعزاز پاکستان کی تمام جامعات میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کو جاتا ہے کہ اس کی جانب سے پہلے کی اشاعت ہوتی اور پھر بیاض مناظر کی۔کیا ہی اچھا ہو کہ شیخ زاید اسلامک سنٹر یا شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کی جانب سے مولانا گیلانی کے بکھرے ہوئے مقالات اور مضامین کا جدید اصولوں پر اشاریہ شائع کر دیا جائے۔ایسا کرنا نہ صرف ایک اہم دینی وعلمی ضرورت کو پورا کرنا ہوگا بلکہ اس کے ذریعے مولانا گیلانی کی تحریروں سے استفادہ کی راہ بھی آسان ہو جاتی اس کام کے لیے پورے پاکستان کی جامعات میں اگر کسی جانب نگاہ اٹھتی ہے تو وہ صرف پنجاب یونیورسٹی لاہور ہی ہے۔

بالعموم جامعات کی طرف سے شائع ہونے والی تحقیقات اور کتب اسٹورز میں ہی دب کر رہ جاتی ہیں اور اہل علم و ذوق تک پوری طرح سے رسائی نہیں ہوتی،اس طرف بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆